حاشیے پر پڑے ہوئے لوگوں کا کبھی کوئی پرسان حال نہ رہا: چندر بھان خیال

ساہتیہ اکادمی، دہلی اور میاسی اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ایک روزہ سمپوزیم کا انعقاد

چنئی 22 ستمبر (ساجد حسین ندوی) ساہتیہ اکادمی اور میاسی اردو اکیڈمی چنئی کے زیر اہتمام ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "حاشیائی اردو ادب اور شعری نشست" کا انعقاد نیو کالج کیمپس میں بتاریخ 19 ستمبر 2024 کو ہوا جس میں ملک کے نامور ادبا اور شعراء نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز نیو کالج کے طالب علم عزیزم سید خالد حسین کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور عزیزم فاضل شریف نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نعتیہ کلام کا نذرانہ پیش کیا۔ جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر غیاث احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو نیو کالج نے انجام دیے۔ میاسی اردو اکیڈمی کے کنوینر جناب محمد روح اللہ صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور حاشیائی اردو ادب پر مختصر روشنی ڈالی۔ ساہتیہ اکادمی، دہلی کے اردو ایڈوائزری بورڈ کے کنوینر جناب چندر بھان خیال صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا: ہندوستان میں تقریبا 80 فیصد پسماندہ طبقہ ہے اور اس میں سے کچھ ایسے ہیں جو برسوں سے حاشیے پر ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہ اب ہے اور اس سے پہلے کوئی ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اردو ادب میں پریم چند نے سب سے پہلے ان کی آواز بلند کی پھر ترقی پسند تحریک کے بعد بہت سے شعراء اور ادبا نے ان کو اپنا موضوع بنایا۔ میاسی کے محترم اعزازی جناب الیاس سیٹھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میاسی اپنے قیام اول سے ہی اردو کی ترقی کے لیے کوشش کر رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میاسی نے اردو کو گھر گھر پہنچانے کا عزم کیا ہے اور اس عزم کو پورا کرنے کے لیے جنوری 2024 میں فری آن لائن اردو کلاسیس کا آغاز کیا گیا جس سے ملک و بیرون ملک کے 500 سے زائد طلبا وطالبات اور عمر رسیدہ مرد و عورت مذہبی تفریق کے بغیر مستفید ہو رہے ہیں اور اردو زبان سیکھ رہے ہیں۔ بنگلور سے تشریف لائے مہمان اعزازی مشہور شاعر جناب ماہر منصور صاحب نے شاعری کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یوں تو ہندوستان میں بہت سے طبقات ایسے ہیں جو حاشیے پر ہیں لیکن سب سے زیادہ جن کو نظر انداز کیا گیا ہے وہ مخنث طبقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان سے ملاقات کرکے میں نے ان کی باتیں سنیں اور ان کے درد وکرب کو محسوس کیا اور ان کے بہت سے کثیر اشعار کا اردو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ میاسی اردو اکیڈمی کے چیئرمین اور ساہتیہ اکادمی کے اردو ایڈوائزری بورڈ کے ممبر جناب اے محمد اشرف صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ: پچھڑے اور پسماندہ لوگوں کو ہمیشہ سے ہی نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ آج یہ سمپوزیم اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آج سے قبل شہر مدراس میں اس موضوع پر کبھی کوئی سیمینار منعقد نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جس نے ہر طبقہ کی آواز بلند کی ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس زبان کو خود بھی پڑھیں اور اپنی نسلوں کو بھی اردو سے واقف کرائیں کیونکہ اردو میں جہاں شاعری اور ادبی لٹریچر موجود ہے وہیں اس میں مذہبی مواد بھی بہت زیادہ مقدار میں ہے۔ اس افتتاحی پروگرام کے بعد مقالہ کے سیشن کا آغاز ہوا جس کے پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر امان اللہ ایم صاحب نے کی جبکہ ڈاکٹر سعید الدین، ڈاکٹر غضنفر اقبال، ڈاکٹر شکیلہ غوری اور ڈاکٹر طیب خرادی نے حاشیائی اردو ادب کے حوالے سے مختلف انداز میں اپنے اپنے مقالے پیش کیے۔ دوسرے سیشن کی صدارت ڈاکٹر پروین فاطمہ نے کی جس میں ڈاکٹر غیاث احمد، پروفیسر ساجد حسین، پروفیسر سید باقر عباس اور پروفیسر سید شبیر حسین نے اپنے اپنے مقالے پیش کیے۔ اخیر میں شعری نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت چندر بھان خیال صاحب کی اور ملک کے نامور شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ جس میں قابل ذکر شاہد مدراسی، کاتب حنیف، اکبر زاہد، اسانغنی مشتاق، صداء الامری کے نام شامل ہیں۔ اخیر میں ساجد حسین نے جملہ مہمان کرام کا شکریہ ادا کیا اور یہ ایک روزہ سمپوزیم اختتام پذیر ہوا۔